السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گذشتہ سے پیوستہ سال میں نے فریضۂ حج ادا کرنے کا ارادہ کیا اور ''حج قرآن'' کی نیت کی۔ بیت اللہ شریف پہنچتے ہی میں نے عمرہ ادا کیا۔ چونکہ اس سے پہلے مجھے بیت اللہ شریف کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا اس لئے اسی طواف کو طواف قدم بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ اس سے ایک دن بعد میں نے اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے عمرہ ادا کیا۔ چونکہ منیٰ جانے کا وقت یعنی یوم الترویہ ابھی دور تھا تو جن لوگوں کے ہاں میں ٹھہرا ہوا تھا' انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں احرام کھول دوں' میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد منیٰ جاتے وقت میں نے نئے سرے سے احرام باندھا۔ صرف حج کی نیت کرتے ہوئے مسجد عمرہ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ اس طرح میری نیت حج قرآن کے بجائے حج تمتع کی بن گئی۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے میرے حج میں تو کوئی خرابی نہیں آئی' جب کہ میں نے جانور کی قربانی بھی دی ہے؟ اور میں نے حج کے موسم میں اپنی والدہ کی طرف سے جو عمرہ کیا ہے کیا وہ صحیح ہے یا ایک حج کے موسم میں دو عمرے کرنا جائز نہی؟ فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد انسان سے اگر کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو کیا اس سے حج پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اور ہم غلطی سے بہر حال پاک اور معصوم تو ہیں نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) آپ کا حج 'تمتع کی قسم ہے اور آپ نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر اچھا کیا۔

(۲) آپ نے اپنی طرف سے عمرہ ادا کرنے کے بعد والدہ کی طرف سے جو عمرہ ادا کیا ہے وہ صحیح ہے۔ بشرطیکہ آپ نے اپنے عمرہ میں طواف اور سعی کے بعد سر کے بال اتروا کر یا چھوٹے کرکے احرام کھولنے کے بعد یہ دوسرا عمرہ کیا ہو۔

(۳) کفر کے علاوہ کسی گناہ سے نیک اعمال ضائع نہیں ہوتے۔ اگر کسی نے نیکیاں بھی کی ہیں اور گناہ بھی' پھر اس نے توبہ نہیں کی تو قیامت کے دن ان سب کا حساب ہوگا الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے گناہ معاف فرمادے۔ البتہ اسلام ترک کرکے نعوذ باللہ مرتد ہوجانا ایک ایسا گناہ ہے جس سے تمام نیک اعمال کالعدم ہوجاتے ہیں جب کہ کفر کی حالت میں موت آجائے اور جو شخص سچی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ فضل و رحمت کرتے ہوئے اس کے اعمل کالعدم نہیں فرماتے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَـٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۲۱۷ ... البقرة

''تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے پھر کفر کی حالت ہی میں مرجائے تو یہی لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور یہی لوگ جہنمی ہیں' وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ